اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

الفضل قادیان

DAILY ALFAZL, QADIAN.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ایڈیٹر غلام نبی — تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — شرح چندہ پیشگی — قیمت ایک آنہ

جلد ۲۷ | مورخہ ۱۹ ذوالحجہ ۱۳۵۷ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۱ فروری ۱۹۳۹ء | نمبر ۳۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ فروری سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی اور سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں :۔

آج بعد نماز عصر طلباء جامعہ احمدیہ نے جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پروفیسر کے جامعہ سے ریٹائر ہونے۔ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب بی اے مولوی فاضل کے ان کی جگہ پروفیسر مقرر ہونے اور شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ کے افریقہ سے واپس آنے کی تقریب میں دعوتِ چائے دی۔ جس میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شمولیت فرمائی۔ اکل و شرب کے بعد طلباء نے تینوں اصحاب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ اور انہوں نے مختصر جواب دیئے۔ آخر میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تقریر فرمائی اور دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر قلم بند کر لی گئی ہے۔ جو حضور کے ملاحظہ کے بعد شائع کی جائے گی :۔

آج ۲½ بجے سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کے ہاں زیر صدارت سیدہ اُم وسیم احمد صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان کا جلسہ ہوا۔ جس میں تحریک جدید کے متعلق مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری اور مولوی عبداللہ صاحب اعجاز نے تقریریں کیں۔ پھر استانی صدیقہ میمونہ صاحبہ نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ جمعہ متعلقہ تحریک جدید پڑھ کر سنایا۔ حاضری کافی تھی۔ بعد میں بہت سی مستورات نے تحریک جدید سال پنجم میں وعدے لکھوائے۔ ۵ بجے جلسہ دعا پر برخاست ہوا۔ مختلف محلوں میں بھی تحریک جدید کے متعلق جلسے ہوئے :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محمدی فوجوں کا سپہ سالار

"امام الزمان اس شخص کا نام ہے۔ کہ جس شخص کی روحانی تربیت کا خدا تعالےٰ متولی ہو کر اس کی فطرت میں ایک ایسی امامت کی روشنی رکھ دیتا ہے۔ کہ وہ سارے جہاں کی معقولیوں اور فلسفیوں سے ہر ایک رنگ میں مباحثہ کر کے ان کو مغلوب کر لیتا ہے۔ وہ ہر ایک قسم کے دقیق در دقیق اعتراضات کا خدا سے قوت پا کر ایسی عمدگی سے جواب دیتا ہے۔ کہ آخر ماننا پڑتا ہے۔ کہ اس کی فطرت دنیا کی اصلاح کا پورا سامان لے کر اس مسافر خانہ میں آئی ہے۔ اس لئے اس کو کسی دشمن کے سامنے شرمندہ ہونا نہیں پڑتا۔ وہ روحانی طور پر محمدی فوجوں کا سپہ سالار ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا ارادہ ہوتا ہے۔ کہ اس کے ہاتھ پر دین کی دوبارہ فتح کرے۔ اور وہ تمام لوگ جو اس جھنڈے کے نیچے آتے ہیں۔ ان کو بھی اعلیٰ درجہ کے قویٰ بخشے جاتے ہیں۔ اور وہ تمام شرائط جو اصلاح کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ اور وہ تمام علوم جو اعتراضات کے اٹھانے اور اسلامی خوبیوں کے بیان کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ اس کو عطا کئے جاتے ہیں۔ اور با اینہمہ چونکہ اللہ تعالےٰ جانتا ہے۔ کہ اس کو دنیا کے بے ادبوں۔ اور بدزبانوں سے بھی مقابلہ پڑے گا۔ اس لئے اخلاقی قوت بھی اعلیٰ درجہ کی اس کو عطا کی جاتی ہے۔ اور بنی نوع کی سچی ہمدردی اس کے دل میں ہوتی ہے۔ اور اخلاقی قوت سے یہ مراد نہیں۔ کہ ہر جگہ وہ خواہ نخواہ نرمی کرتا ہے کیونکہ یہ تو اخلاقی حکمت کے اصول کے برخلاف ہے بلکہ مراد یہ ہے۔ کہ جس طرح تنگ ظرف آدمی دشمن اور بدگو کی باتوں سے جل کر اور کباب ہو کر جلد مزاج میں تغیر پیدا کر لیتے ہیں۔ اور ان کے چہرہ پر اس عذاب الیم کے جس کا نام غضب ہے۔ نہایت مکروہ طور پر آثار ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور طیش اور اشتعال کی باتیں بے اختیار اور بے محل مونہہ سے نکلتی چلی جاتی ہیں۔ یہ حالت اہل اخلاق میں نہیں ہوتی۔ ہاں وقت اور محل کی مصلحت سے کبھی معالجہ کے طور پر کنت لفظ بھی استعمال کر لیتے ہیں۔ لیکن اس استعمال کے وقت نہ ان کا دل جلتا نہ طیش کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ نہ مونہہ پر جھاگ آتی ہے۔ ہاں کبھی بناوٹی غصہ رعب دکھلانے کے لئے ظاہر کر دیتے ہیں۔ اور دل آرام اور انبساط اور سرور میں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگرچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اکثر کنت لفظ اپنے مخاطبین کے حق میں استعمال کئے ہیں۔ جیسا کہ سوٴر۔ کتے۔ بے ایمان۔ بدکار وغیرہ وغیرہ۔ لیکن ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ نعوذ باللہ آپ خلاق فاضلہ سے بے بہرہ تھے۔ کیونکہ وہ تو خود اخلاق سکھلاتے تھے اور نرمی کی تاکید کرتے تھے۔ بلکہ یہ لفظ جو اکثر آپ کے مونہہ پر جاری

نیز صوبہ کے تمام ڈپٹی کمشنروں کو حکم جاری کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے ضلعوں میں سرکاری زمینوں کی پیمائش کر کے رقبہ جات کی صحیح تعداد پراونشل گورنمنٹ کو مہیا کریں۔ تاکہ صوبہ بھر کے تعلیم یافتہ بیکار لوگوں کی بیکاری کا سوال حل کرنے کی سکیم کو عملی جامہ پہنایا جا سکے

کلکتہ میں انتہا پسندوں کی کانفرنس

کلکتہ ۸ فروری۔ کانگرس کے پریذیڈنٹ اور صدارتی انتخاب کے حامیوں کے درمیان بے ضابطہ بحث و تمحیص آج مسٹر سبھاش چندر بوس کے مکان پر ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ آج کی بحث و تمحیص آئندہ طریق کار پر مرکوز رہی۔ اور اکثریت کی رائے تھی۔ کہ پارلیمنٹری سرگرمیوں میں تو کانگرس کے انتخابی اعلان پر عمل کیا جائے۔ اور فیڈریشن اور ریاستوں کے سوال پر بورڈ کی پالیسی اختیار کی جائے۔

کانفرنس نے فیڈریشن۔ ریاستوں۔ ملک میں کسانوں کی آرگنائزیشن اور ایک والنٹیر کور مرتب کرنے کے متعلق کئی ریزولیوشنز مرتب کئے۔ یہ ریزولیوشن تریپوری کانگرس کے سامنے رکھے جائیں گے۔ فیڈریشن کے متعلق جو ریزولیوشن مرتب کیا گیا ہے۔ وہ جلپائیگوری کانفرنس کے ریزولیوشن پر مبنی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ تریپوری کانگرس سے پیشتر اسی طرح کی ایک اور کانفرنس کی جائیگی۔

ایک مقامی جرنلسٹ کے ساتھ بات چیت کے دوران میں مسٹر سرینواس آئینگر سابق کانگرس پریذیڈنٹ نے کہا کہ میں اتحاد کو تقویت دینے اور کانگرس میں پھوٹ کو روکنے۔ نیز ان اصحاب کو جو بہترے [illegible] اپنا مشورہ دینے کے لئے کلکتہ آیا ہوں۔ میں کوئی پھوٹ پیدا کرنے میں شریک نہیں ہو سکتا۔ میں اس وقت تک کانگرس میں پھوٹ کی کوئی علامت نہیں دیکھتا اس کے برعکس میں مخالف گروپوں کے درمیان سمجھوتہ اور نام نہاد اختلافات کو مٹانے کی خواہش رکھتا ہوں۔ میں خوش ہوں کہ سبھاش بابو کانگرس کے دوبارہ پریذیڈنٹ منتخب ہو گئے ہیں۔

کانگرس اور ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کی اکثریت کے متفق نہ ہونے کے یہ معنی نہیں کہ اسے طاقت آزمائی کا باعث سمجھا جائے۔ میں تو مسٹر بوس کے انتخاب کو محض ان کے پچھلے کام پر اعتماد کا ووٹ خیال کرتا ہوں۔ فیڈریشن کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ میں قطعی طور پر فیڈریشن کے خلاف ہوں۔ اسی طرح جس طرح کہ مسٹر بوس ہیں۔ میں قطعی آزادی کے حق میں ہوں۔ سوال صرف طریق کار کا ہے۔ کہ اسے حاصل کس طرح کیا جائے۔ طریق کار کا آخری فیصلہ تریپوری کانگرس میں کرنا پڑے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بوس کی مدعو کردہ کانفرنس نے دو ریزولیوشن مرتب کئے ہیں۔ پہلے میں زور دیا گیا ہے۔ کہ ذمہ دار گورنمنٹ کے لئے ریاستی پرجا کی پیاس بجھانے میں ان کی ہر ممکن طریق سے امداد کی جائے۔ دوسرے میں فیڈریشن کی طرف کانگرس کے رویہ کو سخت کرنے کی سفارش کی ہے۔ کانفرنس کے متعلق مندرجہ ذیل آفیشل بیان جاری کیا گیا ہے۔

کانفرنس میں شریک تمام اصحاب یہ عزم کئے ہوتے تھے۔ کہ کانگرس میں پھوٹ کے روکنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔ یہ بھی متفقہ رائے تھی۔ کہ ہندوستان اور غیر ممالک میں صورت حالات کے پیش نظر کانگرس کو فیڈرل سکیم کی طرف اپنے رویہ کو سخت بنانا چاہیئے۔ اور موجودہ موقعہ کو مکمل سوراج کے حصول کے لئے استعمال کیا جائے۔ قرار پایا کہ اس کانفرنس میں کام کے جس پروگرام اور طریق کار پر بحث ہوتی ہے وہ ان ریزولیوشنوں میں درج کی جائیں۔ جو بہت جلد ملک میں کانگرسیوں کی رائے معلوم کرنے کے لئے شائع کئے جائیں گے۔ اور ان آراء کی روشنی میں ان ریزولیوشنوں کو آخری شکل دی جائے گی۔ اور تریپوری کانگرس سے پہلے اسے شائع کر دیا جائے گا۔ بحث و تمحیص کانگرس پروگرام کے تمام پہلوؤں پر ہوئی۔ خاص طور پر کامل آزادی۔ ریاستی مسائل۔ کانگرس آرگنائزیشن سیاسی قیدیوں کی رہائی اور پارلیمنٹری کام تیز کرنے کے مسئلہ پر زور دیا گیا۔

بہار اسمبلی میں حکومت کی طرف سے اعتراف حقیقت

پٹنہ ۷ فروری۔ بہار اسمبلی میں مسٹر گوبند پتی تیواڑی کی طرف سے ایک تحریک التوا پیش کی گئی۔ جس کا مقصد موضع برار (ضلع دربھنگہ) میں ہندوؤں کے اس ہجوم پر پولیس کی طرف گولی چلائیکے واقعہ پر بحث کرنا تھا۔ اور واقعہ کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی کے تقرر کا مطالبہ جو عید کے موقع پر قربانی گاؤ سے روکنے کے لئے جمع ہوا تھا۔ حزب مخالف کے ممبروں اور بعض کانگرس ممبروں نے تحریک کی تائید اور مقامی حکام کے رویہ پر نکتہ چینی کی۔ مسلمان ممبروں نے تحریک کی مخالفت کی۔ حکومت کی طرف سے جواب دیتے ہوئے پارلیمنٹری سکرٹری مسٹر کے بی سہائے نے پولیس کے اقدام کو حق بجانب قرار دیتے ہوئے کہا۔ موقع پر موجود افسروں کے لئے اپنے آپ کو اور مسلمانوں کو مشتعل ہجوم سے جس میں ۲۰ ہزار سے زائد ہندو شامل تھے بچانے کے لئے اور کوئی طریقہ کار نہ تھا۔ آپ نے کہا کہ ان افسروں کا اقدام قابل تحسین ہے کیونکہ انہوں نے صرف ۸ کانسٹیبلوں کی مدد سے صورت حالات پر قابو پا لیا۔ کئی دیگر ممبروں نے تقریریں کیں۔ جن کا جواب وزیر اعظم نے دیا۔ اس کے بعد تحریک پر بحث ختم کر دی گئی۔

کانگرس کے فیصلے کے خلاف سرکاری عدالت میں اپیل

اکولہ کانگرس کمیٹی کی مجلس عاملہ کے ایک ممبر نے برار پراونشل کانگرس کمیٹی کے صدر کے خلاف سب جج کی عدالت میں ایک دیوانی دعویٰ دائر کر رکھا ہے۔ کیونکہ انہیں ڈاکٹر کھرے کی تائید میں جلسے کرنے کی وجہ سے کانگرس کے کسی عہدہ کے لئے امیدوار کھڑا ہونے سے دو سال کے لئے محروم کر دیا۔ اور مجلس عاملہ کی رکنیت سے بھی معزول کر دیا اپنے عرضی دعویٰ میں مدعی نے بیان کیا ہے۔ کہ میرے خلاف جو انضباطی اقدام اختیار کیا گیا ہے۔ وہ ناجائز اور خلاف قانون ہے۔ کیونکہ میں نے کانگرس کے کسی قاعدہ کی خلاف ورزی نہیں کی۔

عدالت نے برار پراونشل کانگرس کمیٹی کے صدر کے نام نوٹس جاری کر کے وجہ دریافت کی ہے کہ اس کے خلاف عارضی امتناعی احکام کیوں نہ جاری کئے جائیں۔

پنشنر اور چندہ تحریک جدید

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک دوست کا خط پیش ہوا۔ جو ملازمت سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ انہوں نے لکھا۔ کہ خاکسار اپنے زمانہ ملازمت میں بفضل خدا حضور کے ارشاد کے مطابق تحریک جدید کی قربانیوں میں حصہ لیتا رہا۔ مگر اب دو تین ماہ سے پنشن پر آ جانے کی وجہ سے ملازمت والے معیار کو قائم نہیں رکھ سکتا۔ مگر ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ سابقون میں شامل رہنا چاہتا ہوں۔ ایسی صورت میں کیا یہ ہو سکتا ہے کہ خاکسار ملازمت والے معیار سے آدھی رقم دیکر سابقون میں شامل ہو سکے۔ اس پر حضور نے رقم فرمایا "ایسا ہو سکتا ہے میں آج ہی اس اعلان

[illegible]

دو ہفتہ کی

رعایت

سنہری موقع

خاکسار کو جلسہ سالانہ کے معاً بعد نمونیا کا شدید حملہ ہوا۔ مگر مولا کریم نے اپنے خاص فضل سے صحت عطا فرمائی ہے اور آج پھر اپنی دوکان پر آیا ہوں۔ اس شکریہ میں اپنے پرانے دوستوں کو اپنی مشہورہ ادویات سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیتا ہوں ۱۲ فروری سے ۲۵ فروری تک جو خطوط ڈاک میں ڈالے جائیں گے ان کو یہ رعایت ملے گی

حضرت خلیفۃ المسیح اول کے مجرب نسخہ جات حضور کے شاگرد کی دوکان سے ۱۲ فروری سے ۲۵ فروری تک جو خطوط ڈاک میں پڑ گئے انکو یہ رعایت ملے گی

حبوب عنبری (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں عنبر۔ مشک۔ موتی۔ زعفران اور دیگر قیمتی اجزا سے مرکب ہیں۔ ان کا استعمال ان لوگوں کیلئے ہے جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ گئے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ نبض درست گیا ہو۔ چہرہ بے رونق حافظہ کمزور۔ اعصائے رئیسہ سرد پڑ گئے ہوں۔ کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی طاقت واپس آجاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ و شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ اور چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے جائز۔ حاجت منی آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے ۴ سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہوتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی ۱۵ روپے۔ رعایتی ۱۲؎

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

محافظ جنین استقاط حمل کا مجرب علاج ہے۔ جن کے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا جن کے ہاں اکثر لڑکیاں ہوتی ہیں اور لڑکیاں زندہ رہتی ہیں۔ لڑکے اول تو کم پیدا ہوتے ہیں۔ اور پھر معمولی صدمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ یا ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ ہچکی۔ بخار۔ نمونیہ۔ سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسیاں۔ چھالے نکلنا۔ بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ میں مبتلا رہ کر داعی اجل ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں جو والدین پر صدمہ گزرتا ہے خداوند کریم اس سے ہر ایک کو محفوظ رکھے۔ آمین۔ اس بیماری کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کیلئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ امام نورالدین شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے حضور کی مجرب حب اٹھرا رجسٹرڈ حضور کے ارشاد سے خلق خدا کی بہتری کیلئے تیار کر کے اسکا فیض عام کیا ہے۔ جو سنہ ۱۹۱۰ سے آجتک جاری ہے۔ ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ اب جن گھروں میں اٹھرا کی بیماری نے ڈیرہ جمایا ہوا ہے وہ خدا پر بھروسہ رکھیں۔ اور حب اٹھرا رجسٹرڈ فوراً استعمال کرا دیں۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اور والدین کیلئے ٹھنڈک قلب اور باعث شکریہ ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ یکدم منگوانے پر لعہ روپے۔ نصف منگوانے پر صہ اس سے کم عہ فی تولہ علاوہ محصول ڈاک۔

حب نظامی (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں موتی مشک۔ زعفران کشتہ۔ یشب۔ عقیق۔ مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کے بڑھانے میں بیحد اکسیر ہیں جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ۔ جگر۔ سینہ۔ گردہ۔ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت باہ کے ناامیدوں کیلئے تحفہ خاص ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے۔ رعایتی چار روپے

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونے کی دوائی

یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے۔ جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے۔ جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب۔ ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہٰذا جن دوستوں کو نرینہ اولاد کی ضرورت ہو وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی کا استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپیہ۔ رعایتی چار روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک دواخانہ معین الصحت سے مل سکتی ہے۔

قبض کشا گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالےٰ محفوظ دامن میں رکھے۔ آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب۔ ضعف بصر۔ دھند۔ ککرے۔ آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر۔ تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی ؁ رعایتی عہ

مقوی دانت منجن

اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲؍ رعایتی ۸؍

تریاق گردہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے کہ الاماں جس کو ہوتا ہے وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے اسوقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بیحد اکسیر ثابت ہو چکا ہے اسکی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو یا مثانہ میں خواہ جگر میں ہو سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس دو روپیہ۔ رعایتی عہ؎

حب مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی۔ کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوں کا درد کمر کا درد۔ کولہوں کا درد۔ متلی۔ قے۔ چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ ایک ماہ کی خوراک عاؔ رعایتی عہ۔

دواخانہ ہذا نے ان کے علاوہ تمام ادویات میں رعایت کر دی ہے۔ ضرورتمند احباب موقع سے فائدہ اٹھائیں

خاکسار۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز تلمیذ خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لکھنؤ ۸ فروری۔ یوپی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا۔ کہ کانگرسی حکومت کے آغاز سے ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۸ء تک اس صوبہ میں ۴۴ فرقہ وارانہ وارداتیں ہو چکی ہیں جن میں ۴۲ آدمی ہلاک اور ۱۷۱ مجروح ہوئے۔

پٹنہ ۸ فروری۔ ایسٹ انڈیا ریلوے لائن پر بڑے بڑے پتھر رکھ کر ٹرین کو پٹڑی سے اتارنے کی ایک اور کوشش کی گئی ہے لیکن ڈرائیور نے قبل از وقت دیکھ کر گاڑی روک لی۔ ابھی دو ہفتے ہوئے اسی لائن پر فش پلیٹیں اکھیڑ کر ایک ایکسپریس کو تباہ کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔

ٹوکیو ۸ فروری۔ جاپانیوں نے کولنگ کے نزدیک تمام اہم مقامات پر قبضہ کر لیا ہے اور غیر ملکی باشندوں کو حکم دیدیا ہے کہ فوراً یہاں سے نکل جائیں۔

جبل الطارق ۸ فروری۔ ہسپانوی حکومت کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ حکومت نے آخر دم تک باغیوں کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم بہت جلد واپس سپین جا کر مقابلہ کی تیاری کریں گے اور اب ویلنشیا ان کا صدر مقام ہوگا۔

لنڈن ۸ فروری۔ آج دار العوام میں ۵۰۴ لاکھ پونڈ کے ضمنی مطالبات پیش کیے گئے۔ یہ رقم فلسطین اور شرق اردن کی حفاظت کے انتظامات۔ فسادات فلسطین اور فلسطین کانفرنس کے اخراجات کے لئے ہے۔

لنڈن ۸ فروری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ڈیوک آف کینٹ کو آسٹریلیا کا گورنر جنرل مقرر کیا گیا ہے۔ آپ اکتوبر میں لنڈن سے روانہ ہونگے۔

لنڈن ۸ فروری۔ دار العوام میں ایک سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے بتایا کہ اٹلی کی سرکاری اطلاعات کے مطابق لیبیا میں اس وقت تیس بتیس ہزار اطالوی فوجی مقیم ہیں۔ اس پر سوال کیا گیا۔ کہ اٹلی اور برطانیہ کے مابین معاہدہ کے مطابق کیا ہر ہفتہ وہاں سے ایک ہزار اطالوی سپاہی واپس بلائے جا رہے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اس کے جواب کے لئے نوٹس درکار ہے روما کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ وہاں سے سپاہی واپس بلانے کے بجائے وہاں فوج کی تعداد بڑھائی جا رہی ہے۔

کانپور ۸ فروری۔ یہاں ایک ہندو بارات مسجد کے سامنے سے باجہ بجاتے ہوئے گذرنا چاہتی تھی۔ کہ جھگڑا ہو گیا۔ اس پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ممانعت کر دی۔ اور مسجد کے قریب مسلح پولیس کا پہرہ لگا دیا۔ لیکن وہ برات اب تک وہیں بیٹھی ہے۔ اور باجہ بجاتے ہوئے گذرنے پر مصر ہے۔

دہلی ۸ فروری۔ مرکزی اسمبلی کے بعض مسلمان ممبروں نے ایک بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس کا ملخص یہ ہے۔ کہ ایک ایسا قانون وضع کیا جائے۔ جس سے حاجیوں کو حجاز لے جانے کے لئے شرح کرایہ کے سلسلہ میں مختلف کمپنیوں کے مابین مقابلہ نہ ہونے پائے۔ اور تمام کمپنیوں کے لئے ایک ہی شرح کرایہ مقرر کی جائے۔

دہلی ۸ فروری۔ حکومت ملایا اور حکومت ہند کے مابین ملایا میں ہندوستانی مزدور بھیجنے کی شرائط پر یہاں بحث ہو رہی تھی حکومت ہند کی تجویز تھی۔ کہ مزدور مرد کو پچاس اور عورت کو چالیس سینٹ مزدوری دی جائے۔ اور ربڑ کی کاشت کی ترقی میں ہندوستانی مزدوروں کو بھی شریک کیا جائے۔ لیکن چونکہ ملائی نمائندوں کو یہ شرط منظور نہیں تھی۔ اس لئے سمجھوتہ نہیں ہو سکا

حیدر آباد ۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ انٹرنیشنل آریہ سماج کے صدر نرائن سوامی اور ان کے بیس ساتھیوں کو ایک ایک سال قید سخت کی سزا کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ انہوں نے امتناعی احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ریاست میں داخل ہونے کی کوشش کی تھی۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۸ فروری۔ فسادات میں نقصان اٹھانے والوں کی فوری امداد کے لئے حکومت نے دو ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔ جسے ایک کمیٹی تقسیم کرے گی۔

جس کے دو ممبر ہندو اور ایک مسلمان ہے۔ وزیر اعظم کی کوشش سے ایک ملاپ کمیٹی بھی قائم ہوئی ہے۔ جس کے چار ممبر ہندو اور چار مسلمان ہیں۔ آج گورنر صوبہ سرحد بذریعہ ہوائی جہاز یہاں آئے اور دوکانداروں سے ہڑتال کھولنے کو کہا۔ اور انہیں اطمینان دلایا۔ کہ حفاظت کے لئے تمام ضروری انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔

جبلپور ۸ فروری۔ گورنمنٹ سی پی نے فیصلہ کیا ہے کہ تری پوری کانگرس کے ایام میں تین روز کی عام تعطیل تمام سرکاری اداروں میں کی جائے۔ تاکہ لوگ اجلاس میں شریک ہو سکیں۔

جبلپور ۸ فروری۔ عثمانیہ یونیورسٹی سے جن ہندو طلباء کو قواعد کی خلاف ورزی کی وجہ سے خارج کیا گیا تھا۔ ان کے لئے تری پوری کانگرس میں علیحدہ بیٹھنے کا انتظام مجلس استقبالیہ کی طرف سے کیا گیا ہے۔

کلکتہ ۸ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گاندھی جی نے ریاستوں کے متعلق گورنر جنرل سے جو اپیل کی ہے۔ اگر اس کا جواب ہمدردانہ نہ آیا۔ تو آپ ستیہ آگرہ کے لئے میدان میں آئیں گے۔ جس سے قبل گورنمنٹ آف انڈیا کو نوٹس دیں گے۔ کہ اگر اتنے دنوں تک میرے مطالبات منظور نہ ہوئے تو ستیہ آگرہ کر دونگا۔ گجرات کی ریاستوں کے ایجنٹ جنرل کو وائسرائے نے خاص تار کے ذریعہ دہلی بلایا ہے۔ تا اس الزام کی تحقیقات کریں۔ جو گاندھی جی نے ریاست راجکوٹ کے برطانوی افسروں پر لگایا ہے۔ ہندوستان سٹینڈرڈ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اس تحریک میں گاندھی جی کے ساتھ پنڈت نہرو بھی شامل ہونگے۔

ڈبلن ۸ فروری۔ پارلیمنٹ میں ایک بل اس غرض کے لئے پیش کیا جا رہا ہے کہ آئرلینڈ کی جمہوری فوج کو خلاف قانون جماعت قرار دیا جائے۔ ۱۹۳۶ء میں یہ جماعت خلاف قانون تھی۔ مگر ۱۹۳۷ء میں نئے آئین کے رو سے یہ پابندی دور ہو گئی تھی۔

پٹنہ ۸ فروری۔ بہار گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام سرکاری ملازم کانگرس کے چار آنے والے ممبر بن سکتے ہیں لیکن انہیں سیاسی انجمنوں کی عہدیداری قبول کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

دہلی ۸ فروری۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حضور وائسرائے ہند اس ماہ کے آخر میں ریاست جے پور کا دورہ کریں گے۔ جو اس ریاست کی سیاسی صورت حالات کے پیش نظر ہے۔

ولنگٹن ۸ فروری۔ نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ کے سپیکر نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں اپنے ملک کی حفاظت کے لئے والنٹیرز ڈیفینس آرمی بنانی چاہیئے اور ہر ایک شہر میں کم سے کم بیس ہزار والنٹیر ہونے چاہئیں۔ نیز آپ نے کہا۔ کہ اگر برطانیہ کو جنگ میں کودنا پڑا تو نیوزی لینڈ بھی ضرور کود پڑے گا۔

لنڈن ۸ فروری۔ چیکوسلواکیہ کو ایک کروڑ پونڈ قرضہ دیئے جانے کا بل آج ڈویژن کے بغیر ہی پاس ہو گیا۔ اپوزیشن نے اعتراض کیا تھا۔ کہ اس روپیہ سے ہٹلر کو فائدہ پہنچے گا۔ لیکن حکومت کی طرف سے جواب میں کہا گیا۔ کہ چیکوسلواکیہ جرمنی کا باجگذار نہیں۔ اور نہ ہی کوئی دیوالیہ ملک ہے۔

کراچی ۸ فروری۔ سندھ وزارت میں توسیع کر دی گئی ہے۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ کو لاء اینڈ آرڈر کا وزیر مقرر کیا گیا ہے ان کے علاوہ دو وزیر اور مقرر کیے گئے ہیں۔ مسلم لیگ کے لیڈر خان بہادر گیرل کو پارلیمنٹری سکرٹری بنا دیا گیا ہے۔ اس سے اسمبلی کے ۵۹ ممبروں میں سے چالیس وزارت کے حامی ہو گئے ہیں۔

دہلی ۸ فروری۔ شومنہ ستیہ آگرہ ایجی ٹیشن کئی روز سے بند تھی۔ مگر اب پنجاب مہابیر دل کی طرف سے پھر جاری کر دیا گیا ہے۔ اور ۱۵ والنٹیروں کا پہلا جتھہ لاہور سے روانہ ہو گیا ہے۔

لنڈن ۸ فروری۔ یہاں یہ تحریک زور پکڑ رہی ہے کہ ڈیوک آف ونڈسر کو ملک معظم کا

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۱۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ دس فروری آخری تاریخ ہے جس میں ہندوستان کے دوست تحریک جدید میں حصہ لے سکتے ہیں۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تحریک ایسے ثمرات پیدا کرنے والی ہے۔ کہ نسلیں اس سے برکت پائیں گی۔ پس اس میں حصہ لینا گویا اپنی نسلوں کے لئے برکت کی بنیاد رکھنا ہے ؛

۳۔ مجھے افسوس ہے کہ جہاں حصہ لینے والوں نے آگے سے زیادہ حصہ لیا ہے۔ اور بعض نے گزشتہ سالوں کی بھی تلافی کی ہے۔ وہاں بعض بڑی بڑی جماعتیں اب تک خاموش ہیں ؛

۴۔ ممکن ہے اس کی وجہ یہ ہو کہ ان کی لسٹ راستہ میں ضائع ہو گئی ہو۔ یا ممکن ہے سیکرٹری نے خیال کیا ہو کہ وہ لسٹ بھجوا چکا ہے۔ لیکن اس کے پاس پڑی رہی ہو۔ اس لئے جماعتوں کو اس طرف سے تسلی کر لینی چاہیئے۔ ایسی کئی مثالیں اس سال میں سامنے آئی ہیں۔ کہ راستہ میں لسٹ غائب ہو گئی۔ یا سیکرٹری کو بھیجنے کا خیال نہ رہا ؛

۵۔ ہو سکتا ہے کہ سیکرٹری خود نادہند ہو۔ اور اپنے نقص پر پردہ ڈالنے کے لئے دوسروں کو بھی تحریک نہ کرتا ہو مگر اس طرح ثواب سے محروم رہنے کی ذمہ داری بھی افراد ہی پر ہوگی ؛

۶۔ بعض نیکیاں ایسی ہوتی ہیں جنکا ہمیشہ موقعہ ملتا رہتا ہے۔ لیکن بعض نیکیوں کا موقعہ صدیوں میں ملتا ہے۔ اور جو اس سے محروم رہ جاتے ہیں ندامت کا شکار ہوتے ہیں۔ مگر ندامت فائدہ نہیں دیتی۔ پھر کیوں نہ انسان ندامت کے وقت سے پہلے ہی اپنے لئے زادِ راہ مہیا کرے ؛

۷۔ جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں تحریک جدید سے تبلیغ اسلام کی ایک مستقل بنیاد رکھی جائے گی۔ پس یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اور کنوؤں اور سراؤں کے بنانے سے بہت زیادہ موجب ثواب ؛

۸۔ لوگ اولاد کے لئے تڑپتے ہیں کہ شائد ان سے نیک نام باقی رہے۔ مگر اولاد کی نیکی کا ذمہ وار کون ہو سکتا ہے مگر تحریک جدید کا حصہ نیک نام قائم رہنے کی بفضلہ تعالیٰ ضمانت ہے۔ اور کیا تعجب کہ جو اس ذریعہ سے اپنی نیکی کو قائم رکھنے کی کوشش کرے۔ خدا تعالیٰ اس کی اولاد کو بھی نیکی کا قائم کرنے والا بنا دے ؛

۹۔ جو کسی کو نیکی کی تحریک کرے۔ وہ بھی اس کے ثواب میں شریک ہوتا ہے۔ پس اگر آپ حصہ لے چکے ہیں۔ تو دوسروں کو تحریک کریں۔ اور ان تک یہ آواز پہونچا دیں۔ اور اگر آپ بوجہ معذوری حصہ نہیں لے سکے۔ تب بھی یہ کام کریں۔ تا وہ ثواب جو آپ اپنے روپیہ سے نہیں حاصل کر سکے۔ دوسرے کے روپیہ سے آپکو حاصل ہو جائے ؛

۱۰۔ سب سے آخر میں آپکو یہ توجہ دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس تحریک میں برکت دے۔ اور اس میں حصہ لینے والوں کے مالوں اور جانوں اور عزت میں برکت دے۔ اور ان کی پائدار نیک یادگار قائم کرے۔ اور ایسا ہو کہ اس تحریک کے ذریعہ سے اربوں۔ کروڑوں بندگانِ خدا کو خدا تعالیٰ کا چہرہ دیکھنا نصیب ہو۔ اور اسلام کا بول بالا ہو ؛ اللّٰھم آمین

خاکسار۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ ذوالحجہ ۱۳۵۷ھ

ایک بیوی کی موجودگی میں ضرورتاً دوسری شادی کرنا

اسلام چونکہ مکمل اور فطرتِ انسانی کے عین مطابق مذہب ہے۔ اس لئے اس نے اپنے پیروؤں کو جو احکام دیئے ہیں۔ ان میں ہر حالت اور ہر پہلو کو مدنظر رکھا ہے۔ اور آج دُنیا اسلام کے ان احکام کی حکمت اور ضرورت کا طوعاً نہیں تو کرہاً اعتراف کر رہی ہے۔ جن کے خلاف پہلے زور شور سے آواز بلند کی جاتی تھی۔ پھر ان پر اپنے مذہب کی طرف سے سخت ممانعت اور اپنی سوسائٹی کی طرف سے سخت مخالفت کے باوجود ضرورتمند عمل کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ مثلاً اسلام نے بیواؤں کی شادی ضروری قرار دی ہے۔ مگر ہندو دھرم میں اس کی ممانعت ہے۔ حتٰے کہ بقول آریہ صاحبان ہندو دھرم کے رکھشک (محافظ) اور اس میں از سرِ نو زندگی پیدا کرنے والے سوامی دیانند جی کو بھی اتنی جرأت نہ ہوئی۔ کہ ہندو دھرم میں بیواؤں کی شادی کی جو ممانعت ہے۔ اس کی مخالفت کرتے۔ بلکہ انہوں نے بھی اسے معیوب قرار دیا۔ اور اس کی بجائے ایک ایسی صورت پیش کی جس کے نام سے ہی گھن آتی ہے۔ یعنی نیوگ یہی وجہ ہے۔ کہ آج تک آریہ سماج نے اس پر کھلم کھلا عمل کرنے کی کبھی جرأت نہیں کی۔ حالانکہ سوامی جی کا اس بارے میں حکم یہ ہے۔ کہ جس طرح شادی کھلم کھلا کی جاتی ہے۔ اسی طرح نیوگ کی رسوم بھی علے الاعلان ادا کرنی چاہئیں۔ لیکن آریہ صاحبان جہاں نیوگ کو قطعاً ناقابل توجہ۔ اور ناقابل عمل سمجھتے ہیں۔ وہاں بیواؤں کی شادیوں کے لئے انہوں نے خاص انتظامات کر رکھے ہیں۔ اور ایسی شادی کرنے والوں کی ہر طرح حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں۔

یہ اسلامی تعلیم کی اتنی شاندار۔ اور اتنی واضح فتح ہے۔ کہ کوئی مخالف سے مخالف بھی اس کا انکار نہیں کرسکتا۔

اسی طرح مسئلہ طلاق ہے جس کی اجازت اسلام نے خاوند بیوی کے ناقابل برداشت حالات میں دی ہے اس کے خلاف عیسائی۔ اور آریہ ہمیشہ اعتراض کرتے رہے ہیں۔ اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ نہایت گندے اور دل آزار پیرایہ میں کرتے رہے ہیں۔ لیکن حالات نے انہیں اس درجہ مجبور کر دیا ہے۔ کہ اپنے اپنے مذاہب کے احکام کی صریح طور پر خلاف ورزی کرتے ہوئے حکومتوں سے قانون بنوا چکے۔ اور بنوا رہے ہیں۔ کہ اگر کسی خاوند بیوی کے حالات ایسی ناگوار صورت اختیار کرلیں۔ کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ زندگی بسر نہ کرسکیں۔ اور ان کی اصلاح کی کوئی صورت باقی نہ رہے۔ تو انہیں باقاعدہ طور پر علیحدگی اختیار کرلینی چاہیئے۔

یہ بھی اسلامی تعلیم کی صداقت اور پُر حکمت ہونے کا ایک اور ثبوت ہے۔

اسی سلسلہ میں تعدد ازدواج کا مسئلہ بھی آتا ہے۔ یہ بھی مخالفین اسلام کے بے ہودہ اعتراضات کا تختۂ مشق بنتا چلا آرہا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ جو لوگ اس کے مخالف ہیں۔ ان کا کثیر حصہ تو عملی طور پر ایسے حالات میں زندگی بسر کرتا ہے۔ کہ ان سے تعدد ازدواج کی ضرورت پوری طرح ثابت ہوتی ہے اور اخلاقی طور پر سخت ناگوار نتائج نکل رہے ہیں۔ اور بعض لوگ جو جرأت اور ہمت رکھتے ہیں۔ وہ باقاعدہ دوسری شادی کا انتظام کرلیتے ہیں۔ جس پر ہندو اخبارات۔ اور ہندو حلقوں میں شور برپا ہو جاتا ہے۔ اور کوشش کی جاتی ہے۔ کہ کسی نہ کسی طرح اس قسم کی شادی میں روکاوٹ ڈال دیجائے۔

حال میں اسی قسم کا ایک واقعہ ہندو اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ جس میں ایک ہندو نوجوان کی دوسری شادی کے خلاف بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ ہم ہندو اخبارات کو تو اس قسم کی کوشش میں معذور خیال کرتے ہیں کیونکہ وہ جن لوگوں کی ترجمانی کرتے ہیں۔ ان میں ایسے قدامت پسند لوگوں کی کثرت ہے۔ جو پرانی رسوم کو آسانی کے ساتھ ترک کرنے کے لئے تیار نہیں۔ خواہ وہ رسوم کتنی ہی تکلیفدہ اور نقصان رساں کیوں نہ ہوں۔ لیکن کسی مسلمان اخبار کے لئے قطعاً یہ مناسب نہیں ہے۔ کہ وہ بھی آنکھیں بند کرکے اس بارے میں ان کا ساتھ دے۔ اور ان کی حمائت کرے۔

ہمیں ایک ایسے مسلمان اخبار میں جو اپنے آپ کو اسلام کا والہ وشیدا سمجھتا ہے۔ یہ دیکھ کر بے حد حیرت ہوئی کہ اس نے ہندو اخبارات کی تقلید میں اس شادی کی مخالفت کی ہے۔ اور اسے اس لئے "لاہور میں ایک نوجوان کا خوفناک اقدام" قرار دیا ہے۔ کہ "پہلی بیوی۔ اور ایک بچے کی موجودگی میں" کی جارہی ہے۔ وہ لوگ جن کا مذہبی عقیدہ کسی صورت میں بھی دوسری شادی کی اجازت نہیں دیتا۔ ان کے نزدیک پہلی بیوی اور ایک بچہ کی موجودگی اگر کچھ وزن رکھتی ہو۔ تو اور بات ہے۔ لیکن وہ مسلمان جن کے آسمانی صحیفہ میں یہ ارشادِ خداوندی موجود ہے۔ کہ فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ۔ یعنی اپنی پسندیدہ دو۔ تین اور چار عورتوں سے نکاح کر سکتے ہو۔ وہ دوسری شادی کو کیونکر "خوفناک اقدام" کہہ سکتے ہیں۔ اس کے متعلق قطعاً یہ شرط نہیں ہے۔ کہ اگر پہلی بیوی۔ اور ایک بچہ موجود ہو تو دوسری شادی کرنا جائز نہیں۔

پس جو شخص پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی کرتا ہے وہ کسی مسلمان کے نزدیک ہرگز کسی "خوفناک اقدام" کا مرتکب نہیں ہوتا۔ بلکہ اسلام کی تعلیم کی خوبی اور اپنے مذہب کے مکمل ہونے کا عملی طور پر اعتراف کرتا ہے۔ ہاں اسلام نے جہاں جائز فطری ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی کی اجازت دی ہے۔ وہاں ایک نہایت ضروری پابندی بھی لگا دی ہے۔ اور وہ یہ کہ جو شخص ایک سے زیادہ بیویاں کرے۔ اس کا فرض ہے کہ ان میں پورا پورا انصاف اور عدل کرے یہ نہ ہو کہ ایک کو تو بیوی بنا کر رکھے اور دوسری پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑتا رہے۔ کھانے میں۔ پہننے میں۔ رہنے سہنے میں۔ تعلقاتِ زوجیت میں بالکل مساوی سلوک ہونا چاہئیے اگر کوئی اس طرح نہیں کرتا۔ تو وہ بہت بڑے ظلم کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور اس کے لئے سخت وعید آئی ہے۔ پس جو شخص اس بات کی طاقت نہیں رکھتا۔ یا اس نیت اور ارادہ سے دوسری شادی کرنا چاہتا ہے۔ کہ پہلی بیوی کو تنگ کرے۔ اور اسے مصیبت میں ڈالے۔ اسے اسلام قطعاً دوسری شادی کی اجازت نہیں دیتا۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً۔ اگر تم ایک سے زیادہ بیویوں میں مساوی سلوک کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ تو صرف ایک ہی شادی کرو۔ یہ ہے تعدد ازدواج کے متعلق

اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔

دنیا اس وقت مذاہب کی کشمکش میں مبتلا ہے۔ اگر یہ دنیا ایک میدان مقابلہ فرض کر لیا جائے تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ مذاہب کی آپس میں زبردست کشتی ہو رہی ہے۔ کوئی اپنے جتھے کے زور پر کوئی سیم و زر کے زور پر کوئی اپنی حکومت کے زور پر اور کوئی اپنی کثرتِ تعداد کے زور پر اس کوشش اور تگ و دو میں مصروف ہے۔ کہ اس کے مقابلہ میں باقی تمام مذاہب شکست کھا جائیں۔ اس میدان میں ایک طرف اسلام بھی ہے۔ اور جہاں دوسرے مذاہب مادی اسباب پر غرور اور کبر کے ساتھ انحصار رکھتے ہیں۔ وہاں جماعت احمدیہ اپنے خدا پر بھروسہ کئے ہوئی اس مقابلہ میں مصروف ہے۔ وہ لوگ جو مادی دنیا کے اسباب پر نظر رکھنے کے عادی ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ شائد بالآخر عیسائیت فتحیاب ہو جائے۔ یا ہندو مذہب تمام دنیا پر پھیل جائے۔ یا بدھ مذہب ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک رائج ہو جائے۔ مگر موجودہ زمانہ میں خدا نے اپنے ایک نبی کے ذریعہ دنیا کو یہ خبر سنائی ہے کہ اس کشتی میں بالآخر اسلام ہی فتحیاب ہوگا۔ اس خبر کو خواہ کوئی کسی طریق سے سنے۔ پیشگوئی سنانے والا یہ سنا کر اپنے مولیٰ سے جا ملا۔ جف القلم علیٰ ماھو کائن۔ اب آسمان اور زمین کا خدا ارادہ کر چکا ہے۔ کہ اسلامی نظام اور اسلامی تمدن قائم کرے۔ اب آسمانی فیصلہ اسلام کے اقتدار کا ہو چکا ہے۔ اور جلد یا بدیر ارادہ عملی طور پر رونما ہو کر رہے گا۔ کیونکہ اسلامی دلائل کی تلوار ایسی زبردست ہے کہ اب بھی دشمن اس کا لوہا مان رہا ہے۔ اور ہر میدان میں دلائل کے رنگ میں اسلام کا غلبہ ثابت ہو رہا ہے۔ چنانچہ اس وقت نمونہ کے طور پر چند اسلامی فضائل پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱)

آج اسلام کی دیکھا دیکھی ہر مذہب کا پیرو یہ کہنے لگ گیا ہے۔ کہ اس کا مذہب عالمگیر ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ سوائے اسلام کے اور کوئی مذہب ایسا نہیں جس نے عالمگیر ہونے کا دعوےٰ کیا ہو۔ عیسائیت یہودیت اور ہندویت۔ تینوں مذاہب کی تعلیموں کو دیکھ لیا جائے۔ ان میں یہ کہیں دعوےٰ نظر نہیں آئیگا۔ کہ ان کا مذہب عالمگیر ہے۔ اور انہی تین پر کیا منحصر ہے۔ اور بھی جس مذہب کو جی چاہے دیکھ لیا جائے۔ یہی دکھائی دے گا کہ ان کا مذہب اپنے آپ کو بعض زمانوں اور بعض علاقوں کے ساتھ مختص قرار دیتا ہے۔ اور قطعاً روئے زمین کے سیاہ و سفید انسانوں کا اپنے آپکو علاج قرار نہیں دیتا۔ اس کے مقابلہ میں اسلام کی تعلیم ابتدا سے لے کر انتہا تک عالمگیر اصول کو مدنظر رکھ کر خدائے عالم الغیب نے نازل فرمائی ہے۔ اور مزید براں قرآن کا دعوےٰ بھی ہے۔ کہ اس کی دعوت کسی خاص قوم یا خاص ملک سے مخصوص نہیں۔ بلکہ ہر شخص کو اس مائدہ آسمانی میں شریک ہونے کے لئے مدعو کیا گیا ہے۔ یہ پہلی فضیلت ہے جو اسلام کو مذاہب عالم پر حاصل ہے۔

(۲)

دنیا مختلف انواع کے انسانوں سے پُر ہے۔ کوئی امیر ہے کوئی غریب کوئی بیمار ہے کوئی تندرست۔ کوئی مسافر ہے کوئی مقیم۔ کوئی حاکم ہے کوئی محکوم۔ کوئی فاتح ہے۔ کوئی مفتوح اسی طرح مردوں کا الگ دائرہ عمل ہے۔ عورتوں کا الگ اور بچوں کا الگ۔ اب عالمگیر مذہب یقیناً وہی ہو سکتا ہے۔ جو ان تمام انسانی مقتضیات کو مدنظر رکھے۔ اور حالات کے تبدیل ہونے کے ساتھ تعلیم میں بھی مناسب تبدیلی کرے۔ یہ نہ ہو کہ ایک ہی لاٹھی سے سب کو ہانکتا چلا جائے اس نظریہ کے ماتحت بھی اسلام ہی مذاہب عالم پر فوقیت رکھتا ہے کیونکہ اس میں بیماروں کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے۔ غریبوں کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے۔ عورتوں کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے۔ اور بچوں کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں اگر عبادات کو ہی جو مذہب کی جان ہے۔ اور جس کے بغیر کوئی مذہب مذہب نہیں کہلا سکتا۔ دیکھا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ اس پر بعض مذاہب نے ایسی سخت پابندیاں عائد کی ہیں۔ کہ آسانی سے انہیں ہر وقت ملحوظ نہیں رکھا جا سکتا۔ اور یہی تفاوت ہے جو اسلام کی برتری اور عظمت کی دلیل ہے۔

(۳)

عالمگیر مذہب اور پھر الٰہی کتاب کی حفاظت بندوں کے سپرد ہو۔ یہ ایسی متضاد باتیں ہیں۔ کہ ان کا جمع ہونا عقلاً بالکل محال ہے۔ کیونکہ عالمگیر مذہب چاہتا ہے۔ کہ دنیا ہمیشہ اس پر عمل کرتی رہے۔ اور عمل کے لئے ایک ہی چیز ہوتی ہے۔ یعنی الہامی کتاب جو مذہب کی تفصیلی تعلیم پر حاوی ہوتی ہے۔ اب اگر کسی الہامی کتاب کی حفاظت انسانوں کے سپرد ہو۔ تو لازماً اس میں ترمیم و تنسیخ ہوتی رہے گی۔ اور جب اس میں ترمیم و تنسیخ ہوگی تو مذہب کی غرض بالکل فوت ہو جائے گی۔ اور کوئی شخص وثوق کے ساتھ نہیں کہہ سکے گا۔ کہ اس کی یہ تعلیم ہے وہ تعلیم نہیں۔

پس ضروری ہے کہ عالمگیر مذہب کی الہامی کتاب کا محافظ خدا ہو۔ مگر الہامی کتب کو ایک جگہ رکھ کر ان پر غور و خوض کر کے ہر شخص دیکھ سکتا ہے۔ کہ یہ فخر کہ اس کا محافظ خدا ہے دنیا نہیں۔ قرآن مجید کو ہی حاصل ہے۔ اور یہ فضیلت بہت بڑی فضیلت ہے۔ پھر نہ صرف لفظی حفاظت خدا تعالےٰ نے فرمائی۔ بلکہ اس کی معنوی حفاظت کے بھی سامان مہیا کئے۔ اور صلحاء اور اولیاء اور مجددین و انبیاء کا جو سلسلہ اسلام میں جاری ہے۔ اسی حفاظت کی ایک اہم ترین کڑی ہے۔

پھر عربی زبان جس میں قرآن نازل ہوا ایک زندہ زبان ہے۔ اور اگر نزولِ قرآن کے وقت یہ صرف عرب کی سرزمین میں بولی جاتی تھی۔ تو آج مصر۔ الجزائر اور شام وغیرہ میں بھی یہی زبان رائج ہے۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ قرآن اور اسلام مذاہب عالم پر ایک کھلا کھلا غلبہ و اقتدار رکھتے ہیں۔

(۴)

انسان اپنی عملی زندگی میں نمونہ کا محتاج ہے۔ عالمگیر مذہب کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ہر ایک شخص کے سامنے خواہ وہ کسی طبقہ سے تعلق رکھنے والا ہو کامل نمونہ پیش کرے۔ کیونکہ نمونہ کے بغیر نہ بات کو پورے طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ اور نہ دل پر کہنے والے کا کوئی اثر ہو سکتا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی بالفاظ اناجیل ایک دفعہ حواریوں کے پاؤں دھوئے اور پھر فرمایا۔

"میں نے تم کو ایک نمونہ دکھایا ہے کہ جیسا میں نے تمہارے ساتھ کیا ہے۔ تم بھی کیا کرو"۔ (یوحنا ۱۳/۱۵)

آج تحریکِ جدید سال پنجم کی مالی قربانی میں شمولیت کا آخری دن ہے۔ اگر آپ ابھی تک شامل نہیں ہوئے تو فوراً وعدہ لکھ دیں۔ ورنہ ساری عمر حسرت و ندامت رہے گی۔ اور بعد کی ندامت کوئی فائدہ نہ دے گی

عیسائیت اس نمونہ کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام کو پیش کرتی ہے مگر وُہ چونکہ بقول عیسائیاں خدا ہیں۔ اس لئے انسانوں کے لئے نمونہ نہیں بن سکتے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جو مذہب اسلام کے بانی ہیں۔ آپ کو خدا نے دُنیا کے لئے بہترین نمونہ بنا کر بھیجا۔ اور خدا نے اسی عظیم الشان مقصد کے پیش نظر کہ آپ کو تمام دُنیا کے لئے نمونہ بنائے۔ ان تمام حالات میں سے آپ کو گزارا۔ جن میں سے کوئی انسان گزر سکتا ہے۔ آپ نے یتیمی کی حالت کو بھی دیکھا۔ آپ نے غربت کے مصائب کو بھی جھیلا۔ آپ نے تجارت بھی کی۔ آپ نے ملازمت بھی کی۔ آپ ایک لمبے عرصہ تک مجرّد بھی رہے۔ آپ نے شادیاں بھی کیں۔ آپ حاکم بھی بنے آپ نے محکومی میں بھی دن گزارے۔ پھر آپ کے بچے بھی ہُوئے۔ اور آپ کی بیویاں بھی تھیں۔ آپ کے دوست بھی تھے۔ اور آپ کے دُشمن بھی تھے غرض ہر وُہ حالت جو عملی زندگی میں انسان پر گزر سکتی ہے۔ وُہ آپ پر وارد ہُوئی۔ اور آپ نے اس میں بنی نوع انسان کے سامنے ایسا شاندار نمونہ پیش کیا۔ کہ تاریخ اس کی مثال لانے سے قاصر ہے۔ یہی نمونہ ہے۔ جو قیامت تک نوعِ انسان کی راہ نمائی کرتا چلا جائے گا۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اور نمونے مٹ گئے لیکن محمدی نمونہ ابداً آباد تک زندہ ہے کسی انسان کی یہ طاقت نہیں۔ کہ وہ اس نمونہ کو زمانہ سے محو کر سکے۔ ہزار انقلابات آئیں۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ دُنیا سے مٹ نہیں سکتا۔ یہ نمونہ اب کروڑوں لوگوں کی زندگی کا جزو بن چکا ہے۔ اور ناممکن ہے۔ کہ کوئی تلوار اس نمونہ سے انہیں جدا کر سکے

یہی وُہ اسلام اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ہے۔ جس کا مقابلہ کرنا کسی انسان کی طاقت میں نہیں۔ اور یہی امر فضیلتِ اسلام کا ایک واضح ثبوت ہے۔

۵

قانونِ قدرت اس بات پر گواہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کا ہر فعل بے نظیر ہے۔ ایک انسان اگر یہ چاہے۔ کہ مکھی کا پر بنا سکے۔ تو وُہ اتنی معمولی چیز بھی نہیں بنا سکتا۔ اور درحقیقت یہی ایک امتیاز ہے جو بندوں کی بنائی ہوئی چیزوں۔ اور خدا تعالےٰ کی بنائی ہوئی چیزوں میں نمایاں طور پر دکھائی دیتا ہے۔ اب یہ بات ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ جب الٰہی فعل کی نظیر لانا ناممکن ہے۔ تو الٰہی قول کی کون نظیر لا سکتا ہے۔ یقیناً خدا کے قول اور فعل میں تفاوت نہیں ہو سکتا۔ اور جس طرح اس کا فعل بے نظیر مانا جاتا ہے۔ اسی طرح اس کے قول کو بے نظیر ماننا پڑے گا۔ اس اصل کے ماتحت بھی دیکھ لو۔ بجز قرآن۔ اور کونسی الہامی کتاب ہے جو اپنی بے نظیری کا دعوےٰ دُنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ یہی ایک کتاب ہے جس نے فاتوا بسورۃٍ من مثلہٖ کا چیلنج دیا اور یہی وُہ کتاب ہے جس کی کوئی نظیر دُنیا کے ہاتھوں تیار نہیں ہو سکی۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ تورات و انجیل کی نظیر بھی تو کوئی تیار نہیں ہوئی۔ پھر قرآن کی بے نظیری اپنے اندر کیا حیثیت کیا رکھتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ان کتب نے دعوےٰ کب کیا۔ دعوےٰ تو صرف قرآن نے ہی کیا ہے۔ اگر وُہ کتب دعوےٰ کرتیں۔ اور پھر ان کی نظیر تیار نہ ہو سکتی۔ تو یہ امر ان کے عدیم المثال ہونے کا ثبوت ہوتا۔ لیکن جب دعوےٰ ہی نہیں کیا۔ اور کسی نے عدم دعوےٰ کی وجہ سے اُدھر توجہ کرنا مناسب ہی نہیں سمجھی۔ تو اس کو اس قرآن کے مقابلہ میں کس طرح پیش کیا جا سکتا ہے۔ جو دُنیا کو للکار للکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ آؤ اگر تم میں ہمت ہے۔ تو میری کوئی نظیر تیار کرو۔ پس قرآن کا یہ دعوےٰ اور دُنیا کا یہ عمل کہ وُہ نظیر لانے میں بُری طرح ناکام رہی ہے۔ فضیلتِ اسلام کا ایک درخشندہ ثبوت ہے۔

۶

پھر مذہب اگر اس دُنیا میں ہمیں کوئی تازہ بتازہ انعامات نہیں دیتا۔ تو مذہب قبول کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ یہ بات ہر شخص جانتا ہے۔ کہ مذہب کا کام یہ ہے۔ کہ وُہ انسان۔ اور خدا کے درمیان رابطۂ محبت قائم کر دے اب اگر انسان کسی مذہب پر چل کر اس محبت کی علامات کا مشاہدہ نہیں کرتا۔ تو وُہ خشک ہڈی کو لے کر کیا کر سکتا ہے۔ اسے تو مغز چاہیئے۔ نہ کہ چھلکا۔ اور اُسے تو فائدہ چاہیئے نہ کہ نام۔ اس نقطۂ نگاہ کے ماتحت غور کر کے دیکھ لیا جائے۔ بجز اسلام اور کوئی نہیں۔ جو دُنیا میں ہی انسان کو اللہ تعالےٰ سے ہمکلامی کا شرف عطا کرے یہ صرف اسلام ہی ہے۔ جس پر چل کر انسان خدا سے ہم کلام ہو سکتا۔ اور اپنے آقا و مالک سے راز و نیاز کی باتیں کر سکتا ہے۔ اسی امر کے ثبوت کے لئے اللہ تعالےٰ نے موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ آپ اسلام کی اس فضیلت کا ایک زندہ ثبوت ہیں۔ اور آپ نے ہی دُنیا کے سامنے یہ دعوےٰ پیش کیا ہے کہ اسلام اس وقت موسےٰ کا طور ہے۔ جہاں خدا بول رہا ہے۔ اور اپنے آپ کو آپ نے بطور شاہد پیش کیا۔

پس اسلام ایک زندہ اور کامل مذہب ہے۔ اس کی ہر تعلیم فطرت کے مطابق۔ اور اس کا ہر حکم بیش بہا فوائد پر مشتمل ہے۔ افراط اور تفریط سے منزہ احکام کے متلاشیوں کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں۔ کہ وُہ اسلام کے زیرِ سایہ آئیں۔ اور خدا تعالےٰ کے چمکتے ہُوئے انوار کا مشاہدہ کریں وُہ خدا جو آج دُنیا سے پوشیدہ ہے وُہ خدا جس کو مسلمان کہلانے والے بھی اشتباہ کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اور بعض دفعہ یہ کہتے سنائی دیتے ہیں۔ کہ نہ معلوم خدا ہے بھی۔ یا نہیں وُہ خدا جو موسےٰؑ سے ہم کلام ہؤا۔ اور ابراہیمؑ سے بولا۔ اور داؤدؑ اور سلیمانؑ اور عیسےٰؑ اور دوسرے ہزارہا نبیوں پر جلوہ گر ہُوا۔ آج بھی بہزار شان جلوہ گر ہے۔ مگر اسلام کے مَعْبد پر۔ اور آج بھی وُہ ہم کلام ہو رہا ہے۔ مگر احمدیت کے متوالوں سے۔ نادان انسان خدا تعالےٰ کی تجلیات دیکھنے کے لئے صحراؤں کی خاک چھان رہا ہے۔ اور وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا خدا آج خود اس کے گھر چل کر آ گیا ہے۔ وہ خود اپنے جاہ و جلال کے تخت پر بے نقاب ہو کر بیٹھا ہے اور اس کا ایک رسُول ہاں احمدؐ رسُول دُنیا کو ندا دے رہا ہے۔ اور کہہ رہا ہے۔ اے عاشقانِ حضرتِ احدیت! آگے بڑھو۔ اور جمالِ یار سے اکتسابِ انوار کرو۔ خوش قسمت اس کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہونچا رہے ہیں۔ مگر بدقسمت! ہاں بہت ہی بدقسمت مونہہ موڑے۔ خدا کی طرف پیٹھ کئے بیٹھے ہیں۔ تمسخر اڑا رہے ہیں۔ ہنس رہے ہیں دُنیا کی مالوفات سے دل لگا رہے ہیں اور نہیں جانتے۔ کہ وُہ اپنی زندگی کا مقصد بھُول چکے۔ اور وُہ اپنی قیمتی گھڑیاں رائگاں کھو رہے ہیں۔ کاش ان کی آنکھیں کھلیں۔ اے کاش وُہ دیکھیں۔ کہ وُہ انگاروں سے کھیل رہے ہیں۔ اور لعل و یاقوت سے مونہہ موڑ رہے ہیں ؂

اگر آپ وعدہ کرنے میں اسلئے ہچکچاتے ہیں۔ کہ سال چہارم کا وعدہ ابھی تک پورا نہیں کر سکے۔ تو سالِ پنجم کے وعدے میں یہ روک نہیں۔ پس آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج میں شمولیت کا آخری موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیں

امام علیہ السلام

سوادِ شام میں ہلکا سا نور باقی ہے
مے شفق کا فضا میں سرور باقی ہے

منارہ پر سے مؤذن ترانہ ریز ہوا
دلوں میں شوقِ رکوع و سجود تیز ہوا

ہوئی ہوا کے خنک دوں میں نشاط افزا
نوائے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ

طبیعتیں اثرِ بانگِ حق سے چست ہوئیں
نمازیوں کی صفیں قبلہ رو درست ہوئیں

صدا امام کی محراب میں بلند ہوئی
خدا کے قرب سے ہر روح ارجمند ہوئی

رکوع و سجدہ قیام و قعود ہوتا رہا
دعائیں ہوتی رہیں اور درود ہوتا رہا

نماز ختم ہوئی سامنے امام نہیں
صفیں ہیں ٹوٹی ہوئی حسنِ انتظام نہیں

وہ اتحاد قیام و قعود کا منظر
رہا نہ باقی خدائی جنود کا منظر

مثالِ رشتۂ تسبیح جب امام گیا
تو فرد فرد ہوا منتشر نظام گیا

امام ہی سے وجود و قیامِ ملت ہے
امام ہی سے زمانے میں نامِ ملت ہے

امامِ محفلِ کون و مکاں کا ہے مقصود
امام ہی سے ہے قوموں میں زندگی کا وجود

حصولِ گوہرِ مقصود بے امام کہاں
عمل کا جوش کہاں قوتِ نظام کہاں

امام ہی سے ہم آہنگی مرام بھی ہے
عمل کا جوش بھی ہے قوتِ نظام بھی ہے

امام مرکزِ پرکارِ جوشِ فکر و عمل
امام محور و قطبِ فلاح و فوزِ ملل

وہ بھر کے ذرّوں کے سینے میں جوشِ کسبِ ضیا
مقابلے پہ ہے خورشید کے کھڑا کرتا

صبا کو دیتا ہے صرصر کی تندی تیزی
حقیر موجوں کو طوفاں کی محشر انگیزی

وہ شوقِ رفعتِ ملت کو تیز کرتا ہے
شعورِ قوم کو ہنگامہ خیز کرتا ہے

وہ بخشتا ہے توانائی ناتوانوں کو
ہزار جان بناتا ہے نیم جانوں کو

چلا دکھاتا ہے خشکی میں وہ سفینوں کو
گہر بناتا ہے وہ کانچ کے نگینوں کو

وہ پھونکتا ہے دلِ قوم میں فسونِ عمل
کسل پسندوں کو دیتا ہے وہ جنونِ عمل

کمالِ فکر و خروشِ شباب لاتا ہے
غرض وہ قوم پر اک انقلاب لاتا ہے

خاکسار۔ میر اللہ بخش تسنیم از گوجرانوالہ

اطلاع برائے انجمن احمدیہ شاہدرہ و لاہور

انجمن احمدیہ شاہدرہ و لاہور کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حکیم احمد الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ شاہدرہ کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ شاہدرہ نے عہدۂ امارت کے لئے جو جدید انتخاب کر کے نظارت علیا میں بھجوایا تھا۔ اسے جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور ۶ فروری ۱۹۳۹ء کو بغرض منظوری پیش کیا گیا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ

"جماعت احمدیہ شاہدرہ میں پریذیڈنٹ مقرر کیا جائے۔ اور لاہور کی انجمن کے ساتھ اس کا الحاق کیا جائے۔ اور یہ جماعت مزنگ۔ چھاؤنی مغل پورہ اور باغبانپورہ کی انجمنوں کی طرح لاہور کی انجمن کے تابع ہو۔ اور امیر جماعت لاہور اس کے بھی امیر ہوں۔ لاہور کے امیر صاحب کو بھی اس تغیر کے بارہ میں اطلاع دی جائے"

لہذا حضور کے ارشاد کی تعمیل میں انجمن احمدیہ شاہدرہ کا انجمن احمدیہ لاہور کے ساتھ الحاق کیا جاتا ہے۔ تاریخ اشاعت اعلان ہذا سے انجمن احمدیہ شاہدرہ انجمن احمدیہ لاہور کی ایک شاخ متصور ہوگی۔ اور اس انجمن کے پریذیڈنٹ حکیم محمد صدیق صاحب مقرر کئے جاتے ہیں۔ جن کو عہدۂ امارت کے لئے جماعت کی آراء کی اکثریت حاصل ہے۔ اور ان کا یہ تقرر ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک کے لئے ہے۔ اس تبدیلی کی اطلاع حکیم محمد صدیق صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ شاہدرہ اور شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کو بذریعہ خطوط بھی کی جا رہی ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

مرکزی چندہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

اس سے قبل بیت المال کی طرف سے مختلف طریق پر بار بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے قواعد میں ایک قاعدہ یہ بھی ہے۔ کہ مرکزی چندوں کا روپیہ اپنے طور پر روکنے یا خرچ کرنے کا کسی جماعت یا فرد کو اختیار نہیں۔ مگر باوجود اس کے پھر بھی بعض دوستوں نے مرکزی روپیہ کو دیگر مصارف کے لئے روک لیا۔ جس کی رپورٹ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پہونچی تو حضور نے حسب ذیل امور قاعدہ کے رنگ میں اپنے قلم سے رقم فرمائے۔

"کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنا بلا منظوری کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ کام کرنے کے بعد میں منظوری لینا نہ صرف خلاف قانون ہے بلکہ خلاف عقل بھی۔ کیونکہ اس طرح نظام بالکل درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اگر اس قسم کی اجازت کسی جماعت کو دی جائے۔ تو یقیناً یہ مرض دوسری جماعتوں میں پھیل جائے گا۔ اور مرکزی کاموں کو سخت نقصان پہونچیگا۔ پس اخبارات کے ذریعہ اعلان کر دیا جائے کہ کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنے کی خواہ بہ امید منظوری ہی کیوں نہ ہو اجازت نہیں۔ اور اگر کوئی انجمن ایسا کرے گی۔ تو اس کے عہدہ داروں کو الگ کیا جائیگا۔ اور اس انجمن کو جب تک وہ اپنی غلطی کی اصلاح نہ کرے گی تسلیم نہ کیا جائیگا"

ناظر بیت المال قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس فوج میں جو اللہ تعالیٰ دین کی خدمت کرنے والوں کی طیار کرنا چاہتا ہے آپ آج ہی شامل ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ آج آخری دن ہے۔ اس کے بعد کوئی نیا شخص شامل نہ ہو سکے گا

تعلقات مرید و مرشد کے بارے میں مولوی محمد علی صاحب کا عقیدہ

باپ بیٹے کی غلطی پر اسے تنبیہ کرتا ہے۔ استاد اپنے شاگرد کی غلطی پر اسے زجر کرتا ہے۔ اس طریق کو نہ کوئی شریف بیٹا۔ اور نہ ہی عقلمند شاگرد ناپسند کرتا ہے۔ بلکہ اس پر شکر گزار ہوتا ہے۔ اور غلطی پر اطلاع پاکر اسے چھوڑ دیتا ہے۔ نبی اور اس کے بعد اس کے خلفاء کا مقام باپ یا استاد کے مقام سے بدرجہا بلند اور بڑھ کر ہے۔ اس لئے کوئی مومن ان کی کسی زجر و تنبیہ پر برا نہیں منا سکتا۔ بلکہ ان کی اس اصلاحی زجر کو خیر محض یقین کرتا ہے۔

گزشتہ دنوں حضرت یحیےٰ علیہ السلام کے قتل کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے جو خطبات ارشاد فرمائے اور جن میں میری ایک غلط فہمی کا ازالہ فرمایا۔ ان پر اہل پیغام میں سے بعض نافہم بہت خوش ہوئے۔ اور آج تک کئی مرتبہ "پیغام صلح" نے اس کا ذکر کر کے اپنی خوشی کا اظہار کیا ہے۔ اور عجیب و غریب افسانے تراشے ہیں۔ کئی جھوٹی روایات وضع کر لی ہیں۔ گویا میری غلطی کیا ہوئی اہل پیغام کے لئے "بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا" کا وقت آ گیا۔ حالانکہ واقعہ صرف اس قدر ہے۔ کہ مجھ سے ایک امر کے سمجھنے میں اجتہادی غلطی ہوئی۔ اور خلیفۂ وقت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ وقاہ شر اعدائہ نے اس کی اصلاح فرما دی۔ اس میں کسی ہوشمند غیر مبائع کے لئے طعن و تشنیع کا کونسا مقام ہے۔ اور کسی دانا انسان کے لئے اس میں حیرت کی کونسی وجہ ہو سکتی ہے؟ میں ایک کمزور انسان ہوں۔ غلطیوں اور خطاؤں کا پتلا ہوں۔ مجھ سے غلطی ہونا قابل تعجب نہیں اور ہمارے آقا ایدہ اللہ بنصرہ کا اس کی اصلاح فرمانا جائے حیرت نہیں بلکہ اگر مومنانہ نگاہ سے دیکھا جائے۔ تو یہ تو ہماری انتہائی خوش قسمتی ہے۔ کہ ہماری غلطیوں یا غلط فہمیوں کی اصلاح کے لئے خدا تعالےٰ کا خلیفہ ہم میں موجود ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کی عمر اور اس کے عرفان میں اور برکت عطا کرے۔ آمین۔

غیر مبائعین چونکہ نعمت خلافت سے محروم ہیں۔ اس لئے اس مشفقانہ تربیت سے لذت اندوز نہیں ہو سکتے اور ان کی موجودہ حالت ان کے تشتت اور تفرق پر بین دلیل ہے۔ الفضل ۱۷ نومبر میں میں نے بتایا تھا۔ کہ قتل انبیاء کے متعلق جس مذہب کو مولوی عمر الدین صاحب شملوی قرآن مجید، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضؓ کے مذہب کے خلاف قرار دیتے ہیں۔ وہ آج بھی جناب مولوی محمد علی صاحب کا مذہب ہے لیکن مولوی محمد علی صاحب میں باوجود امیر غیر مبائعین کہلانے کے جرأت نہ ہوگی۔ کہ وہ مولوی عمر الدین صاحب کی تردید کریں۔ اور نہ ہی عام غیر مبائعین میں ہمت ہوگی۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر کو غلط قرار دیں۔ کیونکہ وہ قرآن مجید حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضؓ کے مذہب کے خلاف ہے آج تک ان میں سے کسی نے جواب نہیں دیا۔ اور نہ ہی آئندہ کوئی غیر مبائع اس الجھن کو حل کر سکتا ہے۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ اس قدر پست ذہنیت کے باوجود وہ ہم پر آوازے کس رہے ہیں۔ بلکہ سراسر افتراء سے کام لے رہے ہیں۔ چاہئے تھا۔ کہ وہ اپنے امیر کی اخلاقی جرأت کے فقدان پر ماتم کرتے اور ادھر دیکھتے کہ جسے اللہ تعالےٰ نے مقام خلافت پر کھڑا کیا ہے۔ وہ اپنے مریدوں کی غلطی کی اصلاح میں کس طرح خلفاء راشدین کے طریق پر گامزن ہے۔ اور کس طرح اس کے مرید صحابہ کی طرح اس کا فیصلہ شرح صدر سے قبول کرتے ہیں۔ اور اپنے غلط خیال کو ترک کرنے میں ایک لحظہ بھی توقف نہیں کرتے۔ کاش! غیر مبائعین اس ایک بات پر ہی غور کرتے تو انہیں جماعت احمدیہ کا حق پر ہونا معلوم ہو جاتا۔

غیر مبائعین حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں خلافت سے وابستہ تھے۔ آج تو ممکن ہے کہ خلیفہ کی اطاعت انہیں پیر پرستی نظر آئے لیکن اس زمانہ میں ان کا جو عقیدہ تھا۔ اسے جناب مولوی محمد علی صاحب نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

"خلیفۃ المسیح کی بیعت ہم لوگوں نے جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں کی۔ اور اسلئے حضرت خلیفۃ المسیح کے جملہ احکام کو خواہ وہ مسائل کے بارے میں ہوں یا کسی اور بارے میں۔ ان سب لوگوں کے لئے ماننا ضروری قرار دیا گیا جنہوں نے آپکے ہاتھ پر بیعت کی.... یہ بیعت اللہ تعالےٰ کے ساتھ روحانی تعلق بڑھانے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح جیسے پاک وجود کی دعاؤں سے فائدہ اٹھانے کیلئے اور آپکے علم و فضل کے آگے سر نیچا کرنے کیلئے تھی۔ اور اس لئے ضروری تھا کہ مرید اپنے آپ کو مرشد کے سامنے ایک بے جان کی طرح ڈال دے اور اپنی جملہ خواہشات کو اس کے سپرد کر دے نہ یہ کہ مرشد کہتا ہے۔ کہ فلاں بات درست ہے۔ تو مرید کہتا ہے کہ مرشد نے سمجھا ہی نہیں۔ میں اس کو بہتر سمجھتا ہوں یہ بیعت کر لینے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کی گستاخی ہے۔ اور بیعت کے مفہوم کے ساتھ ہنسی ہے"

(ایک نہایت ضروری اعلان صفحہ ۱)

خلیفہ اور اس کے اتباع کے تعلقات کو جناب مولوی محمد علی صاحب نے بہترین الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ مگر افسوس کہ آج ان کا قدم کس قدر پھسل گیا ہے؟ آج وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء ثانی کی مخالفت کرنا اور یہ کہنا کہ حضور نے اس مسئلے کو سمجھا ہی نہیں اپنے لئے فخر سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ طریق تو خلفاء کے بارے میں بھی گستاخی اور بیعت کے مفہوم کے ساتھ ہنسی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ان کو اس کی سزا ابھی مل رہی ہے۔ کیونکہ ان کے ساتھی بھی ان کی کسی بات کو ذرہ برابر وقعت دینے کے لئے تیار نہیں۔ اور کھلے بندوں ان کی تغلیط کر رہے ہیں۔ مولوی عمر الدین صاحب نے تو قتل انبیاء کے بارے میں صاف طور پر مولوی محمد علی صاحب کے مذہب کو قرآن مجید، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مذہب کے خلاف لکھ دیا ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب اس کے مقابل ایک حرف تک نہیں بول سکے حالانکہ ایسے موقع پر خاموش رہنے والے کیلئے حدیث نبوی میں شدید وعید آیا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب نے مرید اور مرشد کا جو تعلق بیان کیا ہے۔ اس کے متعلق ان کا دعویٰ ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے زمانہ میں حضور سے یہی تعلق رکھتے تھے۔ اگر یہ دعویٰ درست ہے تو آج کسی نادان غیر مبائع کا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ سے جماعت احمدیہ کے والہانہ تعلق کو پیر پرستی قرار دینا سراسر شرارت ہوگا۔ ان حالات میں جماعت احمدیہ کا جذبۂ اخلاص و اطاعت احمدیت کی صداقت کی دلیل ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی زبردست قوت قدسیہ پر گواہ۔ اسے پیر پرستی قرار دینے والے غیر مبائع یقیناً دیانتدار نہیں۔ ہاں صرف ایک صورت باقی ہے۔ اور وہ یہ کہ مولوی محمد علی صاحب یا دوسرے اکابر غیر مبائع اعلان کر دیں۔ کہ ہمارا تعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ سے دیسا نہ تھا۔ جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب کے مندرجہ بالا بیان میں مذکور ہے پھر ہم انہیں "پیر پرستی" کے اعتراض کرنے میں سنجیدہ قرار دے سکتے ہیں مگر اندریں صورت انہیں اپنی جماعت سالہ منافقت ...

کیا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج میں شمولیت کا فخر حاصل کرلیا ہے۔ اگر نہیں تو آج ہی تحریک جدید سال پنجم کی مالی قربانی کا وعدہ لکھ کر حوالہ ڈاک کر دیں۔

تبلیغی رپورٹ حلقہ قادیان ۲۵ جنوری لغایت ۶ فروری ۱۹۳۹ء

ایام زیر رپورٹ میں ۶۰ اشخاص داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے

حلقہ قادیان میں تبلیغ کا کام سابقہ طریق پر جاری ہے۔ اور گذشتہ ایام زیر رپورٹ میں یعنی ۱۳ دنوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۶۰ اشخاص داخل سلسلہ ہوئے۔ ان میں چار مقامات ایسے ہیں۔ جہاں پہلے کوئی احمدی نہیں تھا۔ اس سے یہ شکایت کہ نئی جماعتیں قائم کرنے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہو رہی ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل دوستوں نے تبلیغ کی۔ مولوی سکندر علی صاحب مستری دل محمد صاحب۔ چودہری الہ دین صاحب ساکنان بھینی بانگر نے دھاریوال اور اٹھوال کے درمیانی علاقہ میں کام کیا۔ اور مختلف گاؤں میں اس علاقہ کے معزز زمیندار بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ یہ دورہ صرف دس دن کا تھا۔ اور بیعت کنندگان میں ایک گاؤں کا نمبردار ہے۔ جو خواندہ ہے۔ اور دوسرے گاؤں کے نمبردار کے دو لڑکے ہیں۔ جہاں تعداد بیعت کنندگان سات ہے۔ ان کے خاندان کے افراد نابالغ اگر شمار میں لائے جائیں تو تعداد ۵۰ کے قریب ہو جاتی ہے۔ اس ایک واقعہ سے ثابت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ماتحت تھوڑی سی کوشش سے کس قدر زیادہ کامیابی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل کارکنوں کے ذریعہ لوگ سلسلہ بیعت میں داخل ہوئے۔ مولوی دل محمد صاحب۔ مولوی غلام احمد صاحب ارشد۔ چودہری نبی بخش صاحب۔ مولوی محمد اعظم صاحب۔ مولوی نور محمد صاحب اور مولوی عبد العزیز صاحب ابھی تک آنریری مبلغین اور رضاکاروں کی طرف سے ہمیں کوئی مدد نہیں ملی۔ سوائے بھینی بانگر کے ان احباب کے جن کا ذکر اوپر کر دیا گیا ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں نام نہاد جہادی اور نام نہاد کانگریسی یعنی احراری ملنٹوں کی طرف سے موضع ودکوہا۔ پٹھانکوٹ اور بٹالہ میں سلسلہ کے خلاف بدزبانی اور الزام دہی کے لئے جلسے کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی شرارتوں سے محفوظ رکھے احباب دعا فرماتے رہیں۔

چندہ ہر ماہ کی ۲۰ بیس تاریخ تک بھیجدینا چاہیئے

دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض اوقات احباب اس غرض سے رقوم چندہ رکھ چھوڑتے ہیں۔ کہ مزید فراہمی کرنے پر اکٹھی ارسال کر دی جاویں گی۔ اس طریق سے روپیہ بروقت نہ پہنچنے کی وجہ سے مرکزی کاموں میں سخت حرج واقع ہوتا ہے۔ اس لئے عہدہ داران مقامی کو بذریعہ اعلان ہذا توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ ہر ماہ کی بیس تاریخ سے پہلے ایسی تمام رقوم بلا توقف مرکز میں بھجوادی جایا کریں۔ تاکہ اس تاریخ تک مرکز میں پہنچ جاویں۔

امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان مقامی کا فرض ہوگا۔ کہ اس بات کی کڑی نگرانی رکھیں کہ تمام جمع شدہ روپیہ قواعد کے مطابق امین یا محاسب کے پاس جمع رہے اور بلا توقف باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں بھیجا جاتا رہے۔

(ناظر بیت المال)

آنکھوں کے امتحان کا آسان طریقہ

پنجاب میں "اندھے پن کی روک تھام کے ہفتے" کے سلسلے میں (جو ۱۵ فروری سے ۲۱ فروری تک منایا جائے گا) طالبعلموں کی نظر کا امتحان کرنے کے لئے ایک ایسا آسان طریقہ دریافت کیا گیا۔ ایک ایسا بورڈ بنایا گیا ہے۔ جس پر انگریزی کے حرف "ای" (E) کی سات قطاریں ہوتی ہیں۔ ہر قطار میں حرف ای (E) کا رخ مختلف پہلوؤں میں ہوتا ہے۔ اس بورڈ کے استعمال کا قاعدہ یہ ہے کہ اسے دیوار کے ساتھ ایسی جگہ لٹکا دیا جائے۔ جہاں روشنی کافی پہنچتی ہو۔ بچے کو بورڈ سے بیس فٹ کے فاصلہ پر کھڑا کر کے اس کے [illegible] میں "ای" (E) کا ایک حرف دے دیا جائے۔ پھر استاد بورڈ کی جس "ای" (E) پر انگلی رکھے طالب علم اپنے ہاتھ والی "ای" (E) کو اسی جانب پھیر دے جس جانب بورڈ والی "ای" (E) کا رخ ہو۔ جب لڑکا پہلی "ای" (E) پر یہ عمل صحیح طرح کر لے تو استاد بورڈ کی دوسری "ای" (E) کا رخ پوچھے اور اس طرح تمام قطاروں کی ہر ایک "ای" (E) کا رخ پوچھتے پوچھتے وہ آخری "ای" (E) تک پہنچ جائے اس طرح دونوں آنکھوں کا باری باری امتحان کیا جائے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ جب ایک آنکھ کا امتحان کیا جا رہا ہو تو لڑکا اپنی دوسری آنکھ پر ہاتھ رکھ کر اسے بند کئے رکھے۔

بیس فٹ کے فاصلہ سے صحیح اور تندرست آنکھوں والا بچہ بورڈ پر لکھی ہوئی "ای" (E) کی تمام قطاروں کا رخ صحیح بتا سکتا ہے اگر وہ چھٹی قطار یعنی آخری قطار سے اوپر کی قطار صحیح نہ پڑھ سکے تو اسے مزید معائنہ کے لئے ڈاکٹر کے پاس بھیج دینا چاہیئے۔

باریک نظر کا امتحان کرنے کے لئے یا تو بچے کو باریک عبارت پڑھنے کو دی جائے یا اسے کہا جائے کہ وہ سوئی میں دھاگہ ڈالے۔ اگر وہ ایسا نہ کر سکے یا ایسا کرنے کے لئے عبارت یا سوئی کو آنکھوں کے بہت قریب لے جائے تو اس کی آنکھوں کا فوراً ڈاکٹری معائنہ کروانا چاہیئے۔ اگر ڈاکٹر کی رائے میں اسے عینک کی ضرورت ہو تو ہر ممکن ترغیب سے بچے کے والدین کو اس بات پر آمادہ کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اسے عینک لگوائیں اور بچے کو بھی مجبور کیا جائے کہ وہ عینک کا استعمال کرے۔

ہدایات کا پرچہ اور "ای" (E) چارٹ دفتر کمشنر اصلاح دیہات پنجاب لاہور سے مفت طلب کیجئے۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

وی پی آرہے ہیں

جن احباب کا چندہ ۲۰ جنوری اور ۲۰ فروری کے درمیان کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے اور جن کے اسماء اخبار الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۰ فروری کو وی پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ جو احباب اس وقت تک بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ محاسب اپنا چندہ ارسال کر چکے ہیں۔ ان کے وی پی روک لئے گئے ہیں اسی طرح جن احباب نے بذریعہ خط وی پی روکنے کی اطلاع دیدی ہے۔ ان کو وی پی ارسال نہیں ہونگے۔ دوسرے تمام احباب کے متعلق ہم یہی سمجھتے ہیں۔ کہ وہ وی پی وصول کرنے کے لئے تیار ہیں پس انہیں چاہیئے کہ جب ان کی خدمت میں وی پی پہنچیں وہ انہیں وصول فرمالیں۔ ۹ فروری کے بعد وی پی روکنے کی [illegible] (مینیجر الفضل)

اہم ملکی حالات اور واقعات

مرکزی اسمبلی میں اہم سوالات کے جواب

۸ فروری کو مرکزی اسمبلی کا جو اجلاس دہلی میں منعقد ہوا۔ اس میں مسٹر ستیہ مورتی کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے کہا توقع کی جا رہی ہے۔ کہ ہندوستانی برطانوی تجارتی معاہدہ اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔

سر جیمز گرگ نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ حکومت ہند کو مطلع کیا گیا ہے۔ کہ اس پالیسی کے مدنظر جس کا اعلان وزیر اعظم نے ۱۲ نومبر ۳۸ء کو ہاؤس آف کامنز میں کیا تھا۔ اس تجویز پر نظر ثانی نہیں کی جا سکتی۔ جس کے مطابق تھوڑی سی تعداد میں یہودی پناہ گزینوں کو کینیا (افریقہ) میں بسایا جاتا ہے۔ سر یا جیچی نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ کینیا میں ایک بورڈ قائم کیا گیا ہے۔ جو کینیا میں نوآبادکاری کے سلسلہ میں متعلقہ امور کے متعلق پولیس کمشنر کو مشورہ دیا کرے گا۔ لیکن یہ بورڈ ہندوستانیوں کی نوآبادکاری کے معاملہ پر غور نہیں کرے گا۔ اور نہ ہی اس بارے میں کوئی مشورہ دیا کرے گا۔

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ہندوستان میں آسٹریلیا سے ۳۵-۱۹۳۶ء میں ۲۱۲۳ ۳۶-۱۹۳۷ء میں ۱۵۵۵ اور ۳۷-۱۹۳۸ء میں ۱۵۱۲ گھوڑے لائے گئے۔ گائے بیلوں کے متعلق اعداد و شمار نہیں رکھتے۔

مرکزی اسمبلی میں گورنمنٹ کے تین نئے بل

۸ فروری کے اجلاس میں آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر گورنمنٹ ہند نے تین بل پیش کئے۔ جن میں ایک کا مقصد کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی حفاظت کا انتظام کرنا ہے۔ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بل پیش کرتے ہوئے اپنی تقریر کے دوران میں بیان کیا۔ کہ اس قسم کا بل پیش کرنے کا سوال گورنمنٹ آف انڈیا کے زیر غور تھا۔ ۱۹۳۰ء میں گورنمنٹ نے ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ جس کے ذمہ یہ کام لگایا گیا تھا۔ کہ وہ تحقیقات کے بعد اس امر کی سفارشات کرے کہ کوئلوں کی کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی جان کی حفاظت کے لئے گورنمنٹ کو کیا کارروائی کرنی چاہئے۔ اس بل کی بنیاد کمیٹی مذکور کی سفارشات پر رکھی گئی ہے۔ اور بل کا مقصد کمیٹی کی سفارشات کو عملی جامہ پہنانا ہے۔

دوسرا بل سر موصوف نے جو پیش کیا۔ اس کا مقصد برطانوی ہند میں وزن کے باٹوں کا معیار مقرر کرنا ہے۔ یہ بل بھی عرصہ سے گورنمنٹ کے زیر غور تھا۔ اس سلسلہ میں آئینی پوزیشن یہ ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی رو سے یہ ذمہ داری فیڈرل گورنمنٹ پر عائد ہوتی ہے۔ کہ وہ سارے برطانوی ہند میں ایک جیسے باٹ مقرر کرے۔ صوبائی حکومتوں کے ذمہ یہ فرض ہے۔ کہ مقررہ باٹوں کو رائج کریں۔ صوبائی خود مختاری کے نفاذ کے بعد بعض صوبائی حکومتوں کی طرف سے مرکزی حکومت پر زور دیا گیا۔ کہ وہ اس سلسلہ میں قدم اٹھائے۔ تا کہ صوبائی حکومتیں مقررہ باٹوں کو رائج کر سکیں۔ بل میں صوبائی حکومتوں سے سفارش کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں مجوزہ باٹ رائج کریں۔ اس سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ محکمہ ہائے ریلوے اور کامرس کے باٹ سٹینڈرڈ اور ٹھیک ہیں۔

تیسرا سرکاری بل جو سر موصوف نے پیش کیا۔ اس کا مفاد یہ ہے۔ کہ ۱۲ سال سے کم عمر کے بچوں کو مندرجہ ذیل پیشوں میں بھرتی کرنے کی ممانعت ہو۔ (۱) سیمنٹ بنانا (۲) دیا سلائی بنانا (۳) آتش بازی بنانا۔ (۴) صابن بنانا (۵) اون کو صاف کرنا۔ (۶) چمڑے رنگنا۔ (۷) کپڑوں کا چھاپا۔ (۸) رنگریزی اور کپڑا بننا۔

اس بل کے اغراض و مقاصد یہ بیان کئے گئے ہیں۔ کہ مرکزی حکومت کو معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض خطرناک پیشوں میں جن میں جان کا خطرہ ہوتا ہے۔ یا صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔ چھوٹی عمر کے بچے ملازم رکھ لئے جاتے ہیں۔ ایسے پیشوں میں سے مندرجہ بالا منتخب کئے گئے ہیں۔

فلسطین کے بارہ میں مسلمانان لاہور کا جلسہ

۸ فروری لاہور میں سٹی مسلم لیگ کے زیر اہتمام نواب سر محمد شاہنواز خانصاحب کی صدارت میں مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں فلسطین کے متعلق حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی مسلمانان لاہور کا یہ جلسہ اعلان بالفور کو غیر منصفانہ قرار دیتے ہوئے اس امر کا اعلان کرتا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے عربوں کو دبانے کی جو پالیسی اختیار کی ہے۔ وہ برطانیہ کی اس طے شدہ پالیسی کی شہادت دیتی ہے۔ کہ برطانیہ یہودیوں کے نام پر فلسطین کو سلطنت برطانیہ کا جزو بنائے رکھنا اور استعماریت کو تقویت پہنچانا اور عربوں کی خواہش آزادی و اتحاد اور عربی ممالک کے جذبہ قیام وفاق کو فنا کرنا اور فلسطین کو ایک بحری و فضائی مستقر کی حیثیت سے استعمال کرنا چاہتی ہے۔ (ب) برطانیہ کے یہ مقاصد بجائے خود نیز وہ مظالم اور سختیاں جو فلسطینی عربوں پر کی گئی ہیں۔ تاریخ میں اپنا جواب نہیں رکھتیں نیز یہ اجلاس ان عربوں کو جو اپنے حقوق کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں مجاہد اور شہید سمجھتا ہے۔ اور حکومت برطانیہ کو متنبہ کرتا ہے۔ کہ اگر اس نے فوراً فلسطین میں یہودیوں کا داخلہ بند نہ کیا اور مجوزہ لندن کانفرنس میں فلسطین عربوں کے حقیقی لیڈر مفتی اعظم فلسطین اور مسلمانان ہندوستان کے نمائندوں کو غیر مشروط طور پر شریک نہ کیا۔ تو لندن کی مجوزہ کانفرنس محض ایک ڈھونگ ثابت ہوگی۔ (ج) یہ اجلاس اعلان کرتا ہے۔ کہ مسئلہ فلسطین تمام دنیا کے مسلمانوں کا مسئلہ ہے۔ اگر حکومت برطانیہ نے اہل فلسطین کیساتھ انصاف نہ کیا اور مسلمانوں کے مطالبات پورے نہ کئے اور عرض فلسطین میں عربوں کی آزاد حکومت کے قیام میں رکاوٹ کی تو ہندوستان کے مسلمان ہر اس پروگرام کو اختیار کرنے اور قربانی دینے میں حق بجانب ہونگے جسکے ذریعہ فلسطینی عربوں کو برطانوی غلبہ اور یہودیوں کے غاصبانہ چنگل سے چھڑایا جائے۔

قرارداد کے حق میں ملک برکت علی ایم۔ ایل۔ اے مسٹر خالد لطیف گابا اور چند دیگر حضرات نے زوردار تقریریں کیں۔ صدر جلسہ علالت طبع کے باعث حاضرین کی اجازت سے تشریف لے گئے اور ان کے بجائے ملک برکت ایم۔ ایل۔ اے نے صدارت کے فرائض سر انجام دئے۔

۱۶۵

صوبہ سرحد میں بے کاروں کو زمیندار بنانے کی سکیم

کوہاٹ ۷ فروری۔ حکومت سرحد نے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے شمال مشرقی علاقہ میں جو چار ہزار ایکڑ زمین مربعہ جات کی صورت میں مختلف اقوام کے لوگوں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے متعلق آنریبل قاضی عطاء اللہ وزیر تعلیم نے ایک سرکلر کے ذریعہ ہدایت کی ہے۔ کہ یہ زمین سرمایہ دار زمینداروں کے مابین تقسیم نہ کی جائے۔ بلکہ ان مربعہ جات کو دو دو یا چار چار کرکے غریب بے روزگاروں اور تعلیم یافتہ قومی کارکنوں و کاشتکاروں کے درمیان تقسیم کی جائے۔ گورنمنٹ کا خیال ہے کہ اس طرح سے پڑھے لکھے بیکار نوجوانوں کے ذریعہ نئی آبادیاں بسائی جائیں گی یہ لوگ سائنٹیفک طریقہ سے کاشت کرکے ترقی یافتہ ذرائع سے زمینوں کو آباد کریں گے۔